13492 ـ کثرت نسل اور اولاد کی ترغیب

سوال

ملاحظہ کیا گیا ہے کہ لوگ دو قسموں میں بٹے ہوئے ہیں ایک قسم تو کم اولاد پیدا کرنے کے قائل ہیں اور دوسری قسم کے لوگ کثرت اولاد کے قائل ہیں، کیا ان دونوں رائے کی کوئی دلیل ملتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ابو داود نے معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا:

" مجھے ایک حسب و نسب والی خوبصورت عورت کا رشتہ ملا ہے لیکن وہ بانجھ ہے بچے پیدا نہیں کر سکتی کیا میں اس عورت سے شادی کر لوں ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: نہیں.

پھر وہ شخص دوبارہ آیا اور پھر تیسری بار آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں تمہارے زیادہ ہونے کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث ایسی عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب دلاتی ہے جو اولاد کثرت سے پیدا کرنے والی ہو تا کہ امت میں کثرت ہو سکے، اور اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باقی دوسری امتوں پر کثرت امت کی بنا پر فخر ہو، اور اس میں کثرت اولاد کی ترغیب پائی جاتی ہے.

امام غزالی رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ: جب کوئی شخص شادی کرے اور شادی سے اس کی نیت اولاد کا حصول ہو تو یہ قرب کا باعث ہے اور اسے اس حسن نیت پر اجروثواب حاصل ہو گا، انہوں نے اس کو کئی ایک وجوہات کے

ساتھ بیان کیا ہے جو ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

اول:

انسان کی جنس باقی رکھنے کے لیے اولاد کا حصول اللہ تعالی کو محبوب ہے اور ایسا کرنا اس محبت سے موافقت ہے.

دوم:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی انبیاء سے کثرت امت میں روز قیامت فخر کرنے کی محبت کی طلب پائی جاتی ہے.

سوم:

اس میں برکت کا طلب کرنا، اور کثرت اجر ہے، اور نیك و صالح اولاد کی دعاء سے گناہوں کی بخشش پائی جاتی ہے.

یہ معلوم ہے کہ اولاد کا حصول ایسی خواہش و تمنا ہے جو دور قدیم سے لوگوں میں پائی جاتی ہے حتی کہ رسولوں اور انبیاء اور سب نیك و صالحین کی بھی یہی تمنا و خواہش رہی ہے، اور جب تك انسان کی فطرت سلیمہ باقی ہے وہ اسی طرح رہینگے، چنانچہ اولاد ایك نعمت ہے جو انسانوں کے دلوں میں معلق ہے اور وہ اس کی تمنا و امید رکھتے ہیں.

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

اے میرے پروردگار مجھے نیك و صالح اولاد عطا فرما الصافآت (100).

اور زکریا علیہ السلام نے فرمایا:

جب اس (زکریا علیہ السلام) نے اپنے پروردگار سے چپکے چپکے دعا کی تھی، کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں، اور سر بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہو گیا ہے، لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا، مجھے اپنے مرنے کے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے، اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما، جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا بھی جانشین ہو، اور میرے پروردگار تو اسے مقبول بندہ بنا لے، اے زکریا! ہم تجھے ایك بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحیی ہے، ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا مریم (3 ـ 7).

اور پھر اللہ عزوجل نے نیك و صالح بندوں كی بہت ساری صفات بیان كی اور ان كی تعریف كی ہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

اور وہ لوگ جو یہ كہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنكھوں كی ٹھنڈك عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں كا پیشوا بنا الفرقان (74).

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے بتایا ہے كہ شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم كو حكم دیتے ہوئے اللہ كی نعمت یاد كرنے كہا دیكھو كہ تم بہت تھوڑے تھے تو اللہ نے تمہیں كثرت دی فرمان ہے:

اور یاد كرو جب تم قلیل تھے تو اللہ نے تمہیں كثرت دی الاعراف (86).

چنانچہ انہوں نے قلت عدد كے بعد كثرت كو ایك عظیم نعمت شمار كیا جو اللہ تعالی اور اس كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم كی اطاعت و فرمانبرداری واجب كرتی ہے.

اور بلاشك و شبہ كثرت نسل میں بہت فوائد ہیں اگر كوئی غور كرنے والا تامل كرے تو وہ ان كو محسوس كر سكتا ہے، اسی لیے ادراك ركھنے والے معاشرے نسل زیادہ كرنے كی حرص ركھتے اور كوشش كرتے ہیں، اور اپنے معاشرے كے افراد كو نسل زیادہ كرنے كی ترغیب دلاتے ہیں، بلكہ اس كے مقابلہ میں اپنے دشمن كی نسل كو واہی قسم كے شبہات اور دلائل سے كم كرنے كی كوشش كرتے ہیں، بلكہ بعض اوقات تو ایسے وسائل استعمال كرتے ہیں جو انہیں بانجھ كر ركھ دیتا ہے، اور ان كی نسل كو كم كر دیتا ہے مثلا ایسی خوراك كا استعمال جس میں نسل كم كرنے كا مواد شامل كرتے ہیں یا پھر منصوبہ بندی كے پروگرام پیش كر كے، اور یہ امت اسلامیہ كے خلاف اسلام دشمن طاقتوں كی طرف سے ایك جنگ ہے تو بغیر اسلحہ كے لڑی جا رہی ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے كہ وہ كافروں كے مكر و فریب سے ہمیں محفوظ ركھے، اور ان كی چالوں كو مسلمانوں سے دور كرتے ہوئے مسلمانوں كو سمجھنے كی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .